Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ ؍

یوم شنبہ
۹ رجب ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۵ شہادت ۱۳۳۱ ہش | ۵ اپریل ۱۹۵۲ء | نمبر ۸۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت یوں تو اچھی ہے مگر خفیف حرارت اب تک جاری ہے احباب دعا کے صحت فرمائیں۔

لاہور ۴ اپریل۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں

لاہور ۴ اپریل۔ مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کل بائیں ہاتھ میں ہڈی کا اپریشن کرایا ہے جس کی وجہ سے آج بخار ہو گیا۔ ٹمپریچر ۱۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

(شیخ بشیر احمد امیر جماعت لاہور)

آج سے طیونس کے شہروں میں کرفیو کا نفاذ ختم کر دیا جائے گا

”پاکستان کی پرزور حمایت کی بدولت ہی اہل طیونس آزادی کی جدوجہد جاری رکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں“ (صالح بن یوسف)

طیونس ۴ اپریل۔ فرانسیسی حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ طیونس کے شہروں میں جو کرفیو نافذ ہے وہ کل سے ختم کر دیا جائے۔ آج فرانس کے ریذیڈنٹ جنرل اور فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل گاروے کے درمیان ملاقات ہوئی جس میں کرفیو کا نفاذ ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ طیونس کے موجودہ وزیر اعظم صلاح الدین بکوش نے فرانس کی وزارت خارجہ سے شکایت کی ہے کہ کابینہ کی تشکیل اور دوسرے حکومتی امور کے بارے میں ان پر ناجائز دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ نیویارک سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں آج رات سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں اس امر پر غور کیا جائیگا کہ طیونس کے مسئلہ کو ایجنڈے میں شامل کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

شمالی افریقہ کی کمیٹی نے صدر ٹرومین سے اپیل کی ہے کہ وہ طیونس کے معاملے میں حمایت کریں۔ اس اپیل میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اس مسئلے کے حل کا یہی ایک طریقہ ہے کہ اقوام متحدہ کا کمیشن طیونس جا کر حالات کا جائزہ لے اور سابق وزیر اعظم محمد شنیق کی کابینہ کو بحال کیا جائے۔

محمد شنیق کی کابینہ کے دو وزیر صالح بن یوسف اور محمد بدر نے جو ان دنوں قاہرہ میں مقیم ہیں کہا ہے کہ پاکستان نے جو پرزور حمایت کی ہے اس کی بدولت ہی اہل طیونس اپنی آزادی کی جدوجہد جاری رکھ سکے ہیں۔ آج انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے کہا پاکستان اہل طیونس کی شروع ہی سے حمایت کرتا رہا ہے۔ اس سے ان کی بے حد حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ان دونوں وزیروں نے آج ناروے۔ سویڈن اور ڈنمارک کی حکومتوں کو تار بھیجے ہیں جس میں درخواست کی گئی کہ وہ سلامتی کونسل میں مسئلہ طیونس کی حمایت کریں۔ فرانس کی سوشلسٹ پارٹی کے نوآبادیاتی امور کے ماہر نے اعلان کیا ہے کہ سوشلسٹ پارٹی طیونس کی آزادی کی حامی ہے۔ انہوں نے ایک تقریر میں حکومت فرانس سے اپیل کی ہے کہ وہ جلد سے جلد طیونس کو آزادی دیدے۔

اسلامی ممالک کے وزراء اعظم کی مشاورتی کانفرنس ملتوی کر دی گئی

کراچی ۴ اپریل۔ اسلامی ممالک کے وزراء اعظم کی جو کانفرنس اس مہینے کی ۱۵ تاریخ کو کراچی میں ہونیوالی تھی یہ ملتوی کر دی گئی ہے۔ اگلی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس فیصلہ سے تمام عرب ممالک کو مطلع کر دیا ہے جن ممالک کو دعوت نامے بھیجے گئے تھے۔ ان میں سے سات ملکوں نے شرکت کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مصر عراق شام۔ سعودی عرب۔ یمن۔ شرق اردن اور لیبیا۔ پانچ ممالک نے جن میں افغانستان۔ ایران۔ لبنان۔ ترکی (د) اور انڈونیشیا، شامل ہیں۔ ابھی تک کسی نے اطلاع نہیں دی کہ وہ شرکت کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں۔ نئی دہلی ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ افغانستان نے اس کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیا ہے۔

کمیونسٹوں کے پاس کوئی ثبوت موجود نہیں ہے

نیویارک ۴ اپریل۔ عالمی ادارہ صحت کے ڈائرکٹر جنرل نے کہا ہے کہ کمیونسٹوں کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے کہ شمالی کوریا میں جراثیم پھیلائے گئے ہیں۔ اگر امریکہ ایسا کرتا تو نتائج اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتے جتنا کہ کمیونسٹ ظاہر کرتے ہیں۔

مزارعین کو زرعی زمینوں سے بے دخل نہ کیا جائے

لاہور اور شیخوپورہ کے اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

لاہور ۴ اپریل۔ لاہور اور شیخوپورہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے حکم جاری کیا ہے کہ کوئی زمیندار زرعی زمینوں سے مزارعین کو بے دخل نہ کرے۔ یہ حکم ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت جاری کیا گیا ہے۔ گذشتہ دنوں ان دونوں ضلعوں میں بے دخلی کے کئی ایک واقعات ہوئے ہیں۔ یہ احکامات دو مہینے تک جاری رہیں گے

پاکستان کا ایک طبی وفد عنقریب روس جائیگا

وفد کے ممبران میں ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کا نام بھی شامل ہے

کراچی ۴ اپریل۔ پاکستان کا جو طبی وفد روس جانیوالا ہے اس کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ وفد دس ممبران پر مشتمل ہوگا اور پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر کرنل ڈاکٹر جلال شاہ اس کے لیڈر ہوں گے۔ وفد کے ممبران میں علم الادویات کے ماہر جناب ڈاکٹر مظہر الحق صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ آپ ڈاؤ میڈیکل کالج کراچی کے پروفیسر اور ڈاؤ ہاسپٹل کراچی کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ہیں۔

کراچی میں صوبائی گورنروں کی کانفرنس شروع ہوگئی

کراچی ۴ اپریل۔ آج سہ پہر کراچی میں صوبائی گورنروں کی کانفرنس گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اس میں وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس میں جو صوبائی گورنر شرکت کر رہے ہیں وہ یہ ہیں گورنر پنجاب جناب اسمٰعیل چندریگر گورنر مشرقی بنگال جناب فیروز خان نون۔ گورنر سندھ جناب دین محمد۔ اور گورنر سرحد جناب خواجہ شہاب الدین۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ جناب امین الدین بھی شریک ہو رہے ہیں۔

روس نے کیوبا سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے

ماسکو ۴ اپریل۔ روس نے کیوبا سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں اور وہاں سے اپنے ناظم الامور کو واپس بلا لیا ہے۔ روس کو شکایت ہے کہ کیوبا کی حکومت نے دو روسی کانشکاروں کو ہوائی اڈے پر داخل ہونے کی اجازت نہ دے کر سفارتی آداب کی خلاف ورزی کی ہے

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ ضعف پہلے کی نسبت زیادہ ہو گیا

احباب خدا تعالیٰ کے حضور درد مندانہ دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۴ اپریل۔ مکرم ناظر اعلیٰ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

”حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت حسب سابق بہت تشویشناک ہے۔ دل میں کمزوری پہلے کی نسبت اور زیادہ ہو گئی ہے“

تار کے انگریزی الفاظ درج ذیل ہیں:۔

Hazrat Amman Jan's condition same as yesterday. Heart weaker to-day.

احباب التزام کے ساتھ خصوصی دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ جماعت کے سر پر تا دیر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں چھپوا کر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ایک سوال کا جواب

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا ہے کہ "بعض ممالک کی آبادی کو تجاوز کی حدود سے روکنے کے لئے کیا اسلام بچوں کی پیدائش کو ضبط میں لانے کے بارے میں بھی کوئی ہدایت دیتا ہے یا نہیں؟"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا:

بچوں کی پیدائش کو ضبط میں لانے کا مسئلہ ان لوگوں کے نزدیک درست ہے۔ جو اول تو وطنیت کے پرستار ہیں۔ اسلام تو ساری دنیا کو ایک وجود قرار دیتا ہے۔ کس نے کہا ہے کہ لوگ وطنیت کے پرستار ہو کر اپنے لئے مشکلات پیدا کر لیں۔ ان کو اپنا نقطۂ نگاہ بدلنا چاہیئے اور بین الاقوامی ذہنیت پیدا کرنی چاہیئے۔ پھر ایک ملک میں آبادی کی زیادتی کے کوئی معنے ہی نہیں ہوں گے۔ ساری دنیا کی زیادتی زیادتی ہوگی اور جہاں تک دنیا کے پھیلاؤ کا سوال ہے۔ ابھی دنیا کی آبادی کے بڑھنے کے لئے گنجائش باقی ہے۔

دوسرے یہ کہ اسلام اس کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ غذا کی پیداوار اتنی ہو رہی ہے۔ جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ قرآن کریم کی بعض آیات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ غلہ تین چار سو من فی ایکڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن اوسط پیداوار دنیا کی پانچ من ہے۔ اس کے تو یہ معنے بنتے ہیں کہ ابھی اس زمین کا غلہ جو کہ زیر کاشت ہے۔ ۸۰ گنے بڑھایا جا سکتا ہے اور اگر ان زمینوں کو بھی شامل کر لیا جائے۔ جو افریقہ۔ آسٹریلیا اور کینیڈا وغیرہ ممالک میں اور روس کے بعض حصوں میں خالی پڑی ہیں تو ان کو ملا کر تو غلہ غالباً موجودہ غلہ سے تین چار سو گنے زیادہ پیدا ہو سکتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں دنیا کی آبادی تین چار سو گنے ابھی بڑھ سکتی ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ یہ کس نے کہا ہے کہ صرف زمین ہی ہمارے لئے غذا پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ سائنس ایسی ایجادیں کر لے۔ جن کے ماتحت مصنوعی غذائیں تیار ہو سکیں یا سورج اور ستاروں کی شعاعوں اور روشنیوں سے غذائیں تیار کی جا سکیں۔ پس پہلے اپنے ایک محدود علم کے ماتحت ایک نظریہ بنا لینا اور پھر خدا کو اس کے تابع کرنا یہ کونسی عقل کی بات ہے۔ اسلام اس بات پر قطعی روشنی ڈالتا ہے کہ غذا کے خیال سے اولاد کو کم نہیں کرنا چاہیئے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ اور بعض باتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن کی وجہ سے اولاد بندی کی جائے۔ مثلاً عورت ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ ڈاکٹر کہہ دیں۔ کہ اس کو حمل ہونا اس کی جان کے لئے خطرناک ہے۔ اس صورت میں اسلام بے شک اس کو جائز قرار دے دیگا۔

(پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے مہمانوں کی خدمت کا شوق رکھنے والے ایسے دوست فوراً خاکسار کے نام درخواستیں بھیجدیں جو کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ حساب و کتاب رکھنے کا عملی تجربہ حاصل ہو۔ ربوہ میں رہنے کا شوق ہو دیانت دار محنتی اور وقت بے وقت کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد پاتے ہوں اور طبیعت میں حلم و نرمی اور اطاعت کا مادہ رکھتے ہوں۔ تنخواہ ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں معہ دونوں وقت کے کھانا اور کوارٹر کے دی جائے گی۔ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

دینی نصاب۔ اسلامی نماز

جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پنجاب کی بعض جماعتوں کے مطالبہ کے مطابق دینی نصاب اسلامی نماز وغیرہ صوبہ جات کے امراء صاحبان اور پنجاب کی جماعتوں کے ضلع وار امراء کو بھجوایا جا رہا ہے۔ یہ نصاب بعد ملاحظہ ضرورت کے مطابق نظارت تعلیم و تربیت ربوہ سے منگوایا جا سکتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

آپ اپنے بچوں کو اپنے سکول میں کیوں داخل کروائیں؟

اس لئے کہ:-

(۱) آپ کا تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک ایسا قومی اور مرکزی ادارہ ہے۔ جس کی بنیاد خود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔ اور احباب سے امید کی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے یہاں بھیجیں گے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول بہت حد تک تعلیم و تربیت کے متعلق ان نیک خواہشات اور بلند مقاصد کو پورا کر رہا ہے۔ جو آپ کو اس سے وابستہ ہیں۔

(۳) آپ کا سکول ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس میں دینیات کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے حتیٰ کہ جو بچے شروع سے ہی سکول میں داخل ہو جاتے ہیں۔ میٹرک پاس کرتے وقت وہ قرآن پاک کا ترجمہ اور مختصر لیکن ضروری تفسیر سیکھ لیتے ہیں بلکہ احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ضروری کتب سے بھی جو نصاب میں داخل ہیں واقفیت حاصل کر لیتے ہیں۔ گویا اپنی تعلیم و استعداد کے لحاظ سے آپ کے بچے اسلام اور احمدیت کے اچھے خاصے مبلغ بن جاتے ہیں۔

(۴) چونکہ آپ کے سکول میں تعلیم کے ساتھ تربیت کا پہلو خاص طور پر مدنظر رہتا ہے۔ اس لئے آپ کے بچے آپ کے سکول میں رہ کر خالص اسلامی ماحول اور احمدیت کی فضا میں بڑھتے پھولتے ہیں۔ اور غیر مرئی طور پر ایک ایسا نیک اثر لیتے ہیں۔ جو ان کی آئندہ زندگی میں جزو لاینفک بن جاتا ہے۔

(۵) نمازوں میں باقاعدگی بلکہ تہجد پڑھنے کی کوشش۔ احادیث اور کتب سلسلہ کا درس اور قومی اور ملی تحریکوں میں شمولیت ہمارے بچوں کا شیوہ بن رہا ہے۔ اور یہیں ماحول اور بدی اور فضول خرچی کے مواقع کا فقدان ان کو لہو و لعب تھیٹر سینما۔ مخربیت ان دیگر عوارض سے بچائے رکھتا ہے۔ جو ہماری سوسائٹی کو ہلاک کر رہا ہے اور جس سے بچوں کو صرف اور صرف مرکز سلسلہ اور اس کا پاک ماحول اور دینی فضا ہی بچا سکتی ہے۔

(۶) حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مقناطیسی شخصیت۔ حضور کے قرب کی برکات۔ حضور کی زیارت اور ذاتی توجہ اور دعاؤں کا وارث ہونے کے مواقع آپ کے بچوں کو مرکزی سکول میں ہی رہ کر حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور اس کے حصول کے لئے آپ جس قدر بھی کوشش کریں کم ہے۔

(۷) دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اپنے سکول میں بہترین دنیاوی اور مروجہ تعلیم بھی ملے گی۔ جو عمدہ نگرانی اور متدین مدرسین کی فرض شناسی کا نتیجہ ہے۔ جنہوں نے آپ کے سکول کو نتائج کے لحاظ سے بھی بہتر بنا دیا ہے۔

(۸) یہاں آپ کے بچوں کو تحریر اور تقریر میں ترقی کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ ادبی اور مذہبی مجالس کے ذریعہ آپ کے بچے عمدہ مقرر ہو سکتے ہیں۔ اور ان کی استعدادیں بعد میں مشق سے کمال تک پہونچ سکتی ہیں۔

(۹) اپنے بچوں کے لئے بہترین تعلیم و تربیت مہیا کرنا آپ کا اولین فرض ہے۔ اور اس فرض سے آپ کما حقہ تبھی سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ کہ آپ ان کو اپنے ہی سکول میں داخل کروائیں جہاں چھوٹے بڑے تمام کارکن اس حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ کہ آپ کے بچے قومی امانت ہیں۔ اور ان کی ہمہ گیر بہتری اور ترقی کے لئے کوشاں رہنا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔

(۱۰) تھوڑی سی قربانی مالی اور جذباتی آپ کے لئے ہم خرما اور ہم ثواب کا باعث بن سکتی ہے۔ اور آپ کی وجہ سے مرکز کی عظمت اور شہرت بڑھ سکتی ہے۔ اس لئے آپ جلدی کیجئے۔ اور اپنے بچوں کو اپنے ہی سکول میں بھجوائیے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۱ تا ۱۳ شہادت ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱-۱۲-۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ منعقد ہو رہا ہے۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مضمون نگار احباب سے

جو احباب اپنے مضمون الفضل میں اشاعت کے لئے ارسال کرتے ہیں انہیں چاہیئے کہ مضمون کی ایک نقل اپنے پاس ضرور رکھا کریں۔

(ادارہ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

عذر گناہ

شیعوں کے دو فریق ہیں۔ ایک مسلم لیگی اور دوسرا احراری۔ یہ احراری فریق وہی ہے۔ جو "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" سے تعلق رکھتا ہے۔ دونوں فریقوں کے جدا جدا اخبارات ہیں ہفت روزہ "در نجف" سیالکوٹ کا رجحان مسلم لیگی فریق کی طرف ہے۔ ہفت روزہ "رضاکار" تحفظ حقوق شیعہ کا حامی ہے۔ حافظ کفایت حسین صاحب کا تعلق اسی گروہ کے ساتھ ہے۔ آپ نے اکثر احراری سٹیج سے تقاریر فرمائی ہیں۔ اور آپ کی اور احراری گلہ بازوں کی باہم گاڑھی چھنتی ہے۔ حافظ صاحب کے خیالات سے خواہ ہمیں کتنا ہی اختلاف ہو۔ لیکن ہمیں اس حقیقت سے انکار نہیں۔ کہ آپ نے اپنی تقاریر میں کم سے کم "احراری پن" کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بعض اعتقادات کے معاملہ میں ہم ان کو سراسر بر خود غلط سمجھتے ہیں۔ مگر آپ کے اندازِ گفتگو میں ہم ضرور شرافت کا پہلو محسوس کرتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیئے۔

اس کے باوجود ہمیں ان سے ہمیشہ یہ شکوہ ہے۔ اور شاید رہے گا۔ کہ انہوں نے اپنی علمیت کے مظاہرہ کے لئے سٹیج کے انتخاب میں سخت مغالطہ کھایا ہے۔ اور یہ ایک ایسا مغالطہ ہے۔ جس نے آپ کے نام پر بٹہ لگا دیا ہے۔ اور آپ کی نیک نیتی شرافت اور علمیت کو داغدار کر دیا ہے۔ اور اس طرح احراری سر پھرے گلہ بازوں کی صحبت سے آپ کو نہ تو کوئی ذاتی فائدہ حاصل ہوا ہے۔ اور نہ قومی۔ شرافت کا مقابلہ شرافت سے کرنا کوئی بری بات نہیں ہے۔ حق کو معلوم کرنے کے لئے اور حق کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کے لئے آدمی کو جہاں شریفانہ انداز گفتگو اختیار کرنے کی از حد ضرورت ہے۔ وہاں اس کے مؤیدوں اور گواہوں کا بھی شریف ہونا اشد ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کو ساتھ لے کر جو بالبداہت پانچوں عیب شرعی ہیں۔ حق کی اشاعت کے لئے نکلے۔ تو خواہ وہ ذاتی طور پر خود کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس کا وعظ کیسا ہی مدلل کیوں نہ ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ صحبت بد کی وجہ سے اس پر انگشت نمائی نہ ہو۔ اور اسکی اپنی ذات ان عیوب کے ساتھ متصف نہ سمجھی جائے۔ جو عیوب اس کے ہم جلیسوں میں ثابت شدہ ہیں۔

جناب حافظ صاحب کے اس عجیب و غریب رویہ نے شیعوں کے دونوں فریقوں کے مابین بھی ایک امر مابہ النزاع بنا دیا ہے۔ اور یہ قدرتی بات تھی۔ جب حافظ صاحب نے احرار جیسی بدنام اور بے مروپا جماعت سے ہم جلیسی کھلم کھلا اختیار کر لی۔ تو ناممکن تھا۔ کہ شیعوں کا طبقۂ شرفا اس بوالعجبی کو دیکھ کر "ادارۂ تحفظ حقوق شیعہ" کو ہی خواہ وہ شیعوں کے لئے کتنا ہی مفید کیوں نہ ہو مشکوک نظروں سے نہ دیکھنا شروع کر دیتا۔ کیونکہ احراری سانپ ایسا نہیں۔ جو اپنے دودھ پلانے والوں کو بھی ڈسنے سے باز آجائے۔

چنانچہ جب احراری سانپ نے خود شیعوں کو بھی از سر نو برملا ڈسنا شروع کر دیا۔ نارووال میں فساد برپا کیا۔ عطاء اللہ شاہ بخاری نے ملتان میں شیعیت کے خلاف زہر اگلا وغیرہ وغیرہ اور جب ثابت ہو گیا۔ کہ تمام وہ سنی۔ شیعہ تصادم جو پاکستان کے بننے کے بعد ہوئے ہیں۔ وہ تمام احراریوں ہی کی شرارت کا نتیجہ ہیں۔ تو شیعہ کے مخالف فریق کو "ادارہ تحفظ حقوق شیعہ" والوں کے خلاف ایک کاری ہتھیار ہاتھ آگیا۔ اور "تحفظ" والوں کی پوزیشن نہایت نازک ہو گئی۔ اب دونوں فریقوں کے درمیان اس بات پر چخ پخ چل رہی ہے۔ مگر تحفظ والوں سے کوئی بات بن نہیں آتی۔ صفائی کے لئے بڑے بڑے پر زور مقالے لکھے جاتے ہیں۔ اور حافظ جی کو بھی بیانوں پر بیان دینے پڑ رہے ہیں۔ اور متضاد باتیں لکھ لکھ کر اپنے ڈیفنس کو اور بھی مضحکہ خیز بنا رہے ہیں۔ چنانچہ "شہید" جو ادارہ تحفظ کا ترجمان ہے۔ لکھتا ہے:۔

"احرار دوستوں نے تقسیم ملک کے بعد اپنی پالیسی بالکل بدل لی ہے۔ اور وہ مکمل طور پر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ تبلیغی پلیٹ فارم پر وہ اکثر مرزائیت کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور کبھی کبھار ان کا پیشہ ور طبقہ شیعیت کے خلاف بھی تقاریر کرتا رہتا ہے۔ مسلم لیگ نے انہیں بالکل اپنا لیا ہے۔ چنانچہ وزیر اعظم پنجاب اور خلیفہ شجاع الدین سپیکر اسمبلی کی صدارت میں ان کے لیڈر تقریر کر رہے ہیں۔ اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ کے اراکین بھی احرار کے ہمنوا ہیں۔ چنانچہ گذشتہ الیکشن میں بڑے بڑے زبردست احراریوں کو مسلم لیگ نے اپنے ٹکٹ پر اسمبلی میں پہنچایا۔"

(شہید لاہور ۲۵ مارچ ۵۳ء)

اس اعتراف کے ساتھ کہ احراریوں کا پیشہ ور طبقہ کبھی کبھار شیعیت کے خلاف بھی تقاریر کرتا رہتا ہے۔ احراریوں کے ساتھ اپنے گٹھ جوڑ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل لانا کہ احراری مسلم لیگ کے ساتھ شیر و شکر ہیں۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر بفرضِ محال احراری اور مسلم لیگ شیر و شکر ہیں جو اگرچہ غلط ہے۔ تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو گروہ شیعیت کو بھی نہیں چھوڑتا۔ اس سے شیعوں کا وہ فریق گٹھ جوڑ رکھنے میں حق بجانب ہے۔ جو خود مسلم لیگ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھتا۔ یہ بات تو جب پائیدار ہوتی کہ خود حقوق شیعہ والے مسلم لیگ میں ہوتے۔ اس صورت میں وہ کہہ سکتے تھے۔ کہ احراری جب ہم سے آملے ہیں۔ تو ان کی سٹیج سے تقاریر کرنے میں کیا حرج ہے۔ جس جماعت سے آپ کو خود اختلاف ہے۔ اس سے احراریوں کا شیر و شکر ہونا تو ملکہ انہیں آپ سے دور کرنے کا باعث ہونا چاہیئے تھا۔ نہ کہ اس سے گٹھ جوڑ کرنے کا۔ مخالف کا دوست مخالف ہوتا ہے نہ کہ دوست۔

پھر کیا یہ بھی خود فریبی کی انتہا نہیں ہے۔ کہ ایک گروہ بد بدا کر شیعیت کی مخالفت کر رہا ہے۔ اور آپ محض اس وجہ سے کہ مسلم لیگ سے وہ شیر و شکر ہے۔ اسکی سٹیج پر جا جا کر تقریریں کرتے ہیں۔ اور ذرا پشیمان نہیں ہوتے۔ اصل بات یہی ہے کہ ؎

کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

جو احراریوں کی سٹیج پر سے حافظ صاحب کی تقاریر کرنے کے باریک فوائد بتائے ہیں۔ کہ احرار کا متعصب طبقہ شیعہ دشمنی سے کترانے لگا ہے اور شیعی علم کا چرچا ہونے لگا ہے پھر وہی بات کہ انتہائی خود فریبی کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ احراریوں پر یہ اعتماد کہ وہ شیعیت کے خلاف زہر اگلنے سے باز آسکتے ہیں۔ عقرب فطرت پر خوش اعتمادی کے مترادف ہے۔

پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ آپ صرف اس لئے کہ بعض احراریوں نے وعدہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ شیعوں کے خلاف کچھ نہیں کہیں گے احراریوں کی بد عنوانیوں سے چشم پوشی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جو وہ ملک میں ہی فتنہ و فساد برپا کرنے اور مذہبی منافرت پھیلانے میں دکھا رہے ہیں۔ اس سے آپ کا اور بھی بھولا پن ظاہر ہوتا ہے۔ ملک میں مذہبی منافرت پھیلانا خواہ وہ کسی فرقہ کے خلاف ہو۔ صریح پاکستان دشمنی کا اظہار ہے۔ اس میں کسی فرقہ کی تخصیص نہیں ہونی چاہیئے۔

آخر میں ہم حافظ صاحب اور آپ کے دوستوں سے یہی عرض کریں گے۔ کہ وہ اگر واقعی شیعوں کو فائدہ پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو احراریوں جیسے پاکستان دشمن گروہ سے فوری طور پر قطع تعلق کر لیں۔ اسی طرح ہی ان کی جد و جہد حقیقی نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ جو شیعوں اور ملک کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق دو الہامی دعائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی علالت کے شروع سے ہی صحت کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ مگر ۳ اپریل کے الفضل میں ربوہ سے آمدہ اطلاع جو شائع ہوئی ہے۔ اس سے دل زیادہ پریشان ہو گیا ہے، اس لئے میں تمام احباب کی خدمت میں مندرجہ ذیل دو ضروری امور عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

(اول) حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آسمانی نشانات کی عینی شاہد ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی ہمارے درمیان بطور امانت کے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کا وجود جماعت کے لئے نہایت بابرکت ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ آپ کی صحت و درازی عمر کے لئے بارگاہِ رب العزت میں دردِ دل سے دعائیں کریں۔ (دوم) بارگاہ باری تعالیٰ میں دعا کے اندر یہ حوالہ عرض کرنا نہایت مؤثر ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین کے لئے دو الہامی دعائیں خصوصیت سے فرمائی ہیں۔ جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔ پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً یہ دعا کرائی گئی ہے۔ "رب اصح زوجتی ھٰذہٖ" ترجمہ:۔ اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا۔ اور اس کو تندرست کر (تذکرہ ص ۳۲۵) دوسری الہامی دعا کے الفاظ یہ ہیں۔ "رب زدنی عمری و فی عمر زوجی زیادۃً خارق العادۃ" ترجمہ:۔ اے ہمارے رب میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادتی فرما (تذکرہ ص ۳۸۰)

دعا میں اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے الفاظ غیر معمولی درازی عمر کے یاد رکھنے کے قابل ہیں۔

مندرجہ بالا حالات میں ہمارے لئے اس امر کی اہمیت اشد ترین ہو جاتی ہے۔ کہ ہم حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اور خارق عادت لمبی عمر کے لئے دعائیں مسلسل طور پر کریں۔ تاکہ اس بابرکت وجود سے جماعت تا غیر معمولی دیر مستفید ہو۔ آمین۔

اس لئے احمدیہ جماعت کی خدمت میں بطور نہایت ضروری یاددہانی عرض ہے۔ کہ مندرجہ بالا حوالہ جات پیش کر کے بارگاہ الٰہی میں عاجزانہ دعائیں کی جائیں۔ تاکہ جلد از جلد وقت میں خدا کے فضل و رحم سے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو صحت کامل حاصل ہو جائے۔

(خاکسار عبد المجید خاں آف کپورتھلہ)

سیرالیون (افریقہ) میں کامیاب احمدیہ کانفرنس

کنٹربری کے آرچ بشپ کو دعوتِ اسلام - ورزشی مقابلے - جلوس مجلس مشاورت

(۲)

(از مکرم محمدؐ عبد الکریم واقف زندگی سکرٹری کانفرنس کمیٹی)

اجلاس دوم:۔ دوسرا اجلاس تین بجے شروع ہؤا۔ مکرم چودھری نذیر احمدؐ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اور محترم مولوی محمدؐ صادق صاحب نے عربی نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے لنڈن مشن کی طرف سے آمدہ پیغام برائے احمدیہ کانفرنس پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ ایک مقامی احمدی الفاہم ابراہیم زکی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے نشانات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمدؐ عثمان صاحب انچارج بگبورکا مشن نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کو وضاحت بیان کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ احمدیت کی تعلیم حقیقی اسلامی تعلیم ہے۔ نہ کہ کوئی نئی تعلیم۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے سال رواں کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں لوکل مبلغین کے حصول اور اس کی مشکلات۔ مدارس کے لئے عمارات نیز مدارس کے تعلیمی کوائف اور اہمیت بیان کی۔ اس رپورٹ کے ضمن میں مشن کی سالانہ مساعی کا ذکر کیا۔ اور جماعت کو تبلیغی اور مالی کوائف سے آگاہ کیا۔ یہ امر دلچسپی کا باعث ہے۔ کہ کنٹربری کے آرچ بشپ کی "بو" میں آمد کے موقع پر مشن کی طرف سے اسے ایک تبلیغی ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ یہ اجلاس شام کو چھ بجے ختم ہؤا

یوم ثانی - اجلاس اول:۔ مورخہ ۱۴ فتح کو پہلا اجلاس پونے دس بجے شروع ہؤا۔ اجلاس کی صدارت ہمارے ایک شامی مخلص احمدی مکرم امین خلیل صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے "ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے جماعت کے سامنے آسان فہم پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ اور مقام پیش کرتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا۔ کہ جماعت کی ترقی اسی نظام سے وابستہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے لئے خود بنایا۔ اور حضور علیہ السلام کے احکامات میں سے ایک حکم یہ بھی ہے۔ کہ "احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھے" اور چونکہ آپ حکم اور عدل ہو کر آئے تھے۔ اس لئے آپ کا فیصلہ ایسا ہے۔ کہ جس کے بعد کسی احمدی کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ کوئی عذر تلاش کر کے غیروں کے پیچھے نماز پڑھنے کا جواز تلاش کرے۔ حاضرین کو بتایا گیا۔ کہ اس سے مقصد جماعت کو اس نظام کا پابند کرنا تھا۔ جس پر عمل پیرا ہونے کے بعد ہی ترقی ممکن ہے۔ اور چونکہ ایک احمدی غیر احمدی سے بلحاظ ایمان یقیناً افضل ہے۔ اس لئے اس کی دینی غیرت کا تقاضا ہے۔ کہ نماز میں اس کا امام احمدی ہی ہو۔ وغیرہ۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمدؐ صادق صاحب نے "ذکر حبیب" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات کے چند دلچسپ واقعات پیش کئے۔ اور بتایا کہ کیسے آپ شروع سے ہی اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مصروف رہا کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپؑ کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے لیکھرام کا واقعہ پیش کیا۔ جو آپ کی غیرت ایمانی اور محبت کا ایک نہایت ہی بے نظیر شاہکار ہے۔ اس طرح بعض اور ایمان افزا واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدح میں بعض نظمیں پڑھی گئیں۔ بعد ازاں پیراماونٹ چیف محترم الحاج المامی سوری نے ٹمنی زبان میں "میں کیوں احمدی مسلمان ہوں"؟ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ احمدیت حقیقی اسلام ہے۔ اور اس جماعت کا دنیا کے کونے کونے تک پھیل جانا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی تائید اس جماعت کے ساتھ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

صدارتی ریمارکس:۔ السید امین خلیل صاحب نے صدارتی ریمارکس میں احمدی مبلغین کی قربانیوں اور مساعی کا ذکر کیا۔ جس کا انہوں نے خود قبل از قبول احمدیت و بعد قبول احمدیت مشاہدہ کیا ہے۔ آپ نے کہا احمدیت کے سیرالیون میں آنے سے روحانی فیوض کے علاوہ عام لوگوں نے جو ظاہری فوائد حاصل کئے ہیں۔ ان میں سے اس ملک میں جماعت احمدیہ کا اسلامی سکولوں کا جاری کرنا ہے۔ تمام پروٹیکٹوریٹ میں سوائے احمدیہ سکولوں کے کوئی ایک بھی اسلامی سکول نہیں ہے۔ وغیرہ ذالک

اجلاس کی کارروائی ایک بجے ختم ہوئی۔ اور تین بجے محترم مولوی محمدؐ صدیقؐ صاحب امیر سیرالیون نے خطبہ جمعہ دیا اور جماعت کو جمعہ کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کیا۔ اور اس سے وابستہ فیوض کو بیان کرتے ہوئے جماعت کو ان سے حقیقی فائدہ اٹھانے کی تلقین کی۔ اس کے بعد ابتدائی حالات اور مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کو بتایا کہ کیسے دشمنان احمدیت نے احمدیت کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن خدا کا فضل ہمارے شامل حال رہا۔ اور یہ خدائی پودا بڑھتا اور پھلتا پھولتا رہا۔ حتیٰ کہ آج کا عظیم الشان اجتماع خدا تعالےٰ کی اس نصرت و تائید پر دال ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو عطا کی پس جماعت کا فرض ہے۔ کہ اپنے مقام کو سمجھے اور تبلیغ جیسے اہم فریضہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور سیرالیون اور ملحقہ ملکوں کے کونے کونے میں پیغام حق پہنچا دے۔ تاہم خدا تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ اس موقعہ پر مکرم الحاج نذیر احمدؐ علی صاحب کی بیماری کا ذکر کر کے ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ نماز جمعہ چار بجے ختم ہوئی۔ آج کا دوسرا اجلاس بہت مختصر تھا۔ جو ساڑھے پانچ بجے تک رہا۔ اس میں مجلس مشاورت کے لئے جماعت نے سوالات لکھوائے۔

ورزشی مقابلے:۔ مابعد بگبورکا اور بو احمدیہ سکولوں کے طلباء کے مابین ورزشی مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں پی۔ٹی اور پریڈ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جس میں بگبورکا احمدیہ سکول نے نہایت ہی شاندار مظاہرہ کیا۔ اور ایک شیلڈ جس پر منارۃ المسیحؑ کی شبیہہ ایک نہایت چمکدار دھات کے ساتھ بنائی گئی تھی کا اول انعام حاصل کیا۔ ناظرین نے تقریباً پندرہ پونڈ کے انعامات بصورت نقدی دیئے۔ اسی شام کو بگبورکا احمدیہ سکول نے اپنا سالانہ کنسرٹ کیا۔ جو ایک ہزار سے زائد افراد نے دیکھا۔ اور بہت پسند کیا۔ یہ کنسرٹ رات کو ساڑھے بارہ بجے ختم ہؤا۔

یوم ثالث:۔ جلوس:۔ مورخہ ۱۵ر فتح ۱۳۳۰ھ کی صبح کو گذشتہ سالوں کی طرح جماعت کو جلوس کے متعلق ہدایات دی گئیں۔ ۹½ بجے احمدیہ مشن "بو" سے جلوس روانہ ہؤا۔ طلباء مدرسہ احمدیہ بگبورکا و بو اپنی وردیوں میں جلوس کے آگے آگے تھے۔ جلوس کی لمبائی تقریباً نصف میل تھی۔ اس جلوس کے لیڈر مکرم چودھری نذیر احمدؐ صاحب اور مسٹر علی مصطفےٰ تھے۔ یہ جلوس "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مدح میں عربی اشعار گاتا ہؤا اور باآواز بلند نعرہ ہائے تکبیر لگاتا ہؤا شہر کی جانب روانہ ہؤا۔ ایسے جلوس "بو" میں کبھی نہیں نکلے۔ اہالیانِ بو سڑکوں کے کنارے جوق در جوق جمع ہو کر اس جلوس کی شان کو دیکھتے رہے۔ مکانوں کی چھتیں اور کھڑکیاں ناظرین سے بھرپور تھیں۔ احمدی احباب کی تنظیم و تربیت کا یہ مظاہرہ لوگوں کے دلوں میں حیرانگی اور تعجب کا باعث ہؤا۔ اور بہتوں نے ان کو داد دی۔ یہ جلوس بو کے زیادہ آباد اور کمرشل بازاروں میں سے گزرا۔ اور اس پر چار گھنٹے صرف ہوئے۔ "بو" شہر کے دو اہم چوکوں پر جلوس دو دفعہ رکا۔ نعرہ ہائے تکبیر "اللہ اکبر" کے فلک شگاف نعروں سے زبردست گونج پیدا ہوتی رہی۔ احمدی احباب نے ان دونوں موقعوں پر لیکچرز دیئے۔ اس جلوس میں پاکستانی مبلغین۔ شامی احمدی۔ افریقی مبلغین اور جماعت کے ممبران سب شامل تھے۔ محکمہ پولیس نے تین سپیشل پولیس مین ٹریفک کے انتظام کے لئے ڈیوٹی پر ہمارے ساتھ دیئے تھے۔ جنہوں نے شہر میں بہت اچھا انتظام کیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ جلوس بخیر و خوبی اور امن و امان سے گزرا۔ جلوس ڈیڑھ بجے واپس مشن گراؤنڈ میں پہنچا۔ جہاں سب ممبران کی تواضع سوڈا واٹر سے کی گئی۔ اور تین بجے یہ اجتماع برخاست ہؤا۔

"بو" احمدیہ سکول کا شاندار کنسرٹ:۔ آج کا دوسرا اجتماع رات کو ۸ بجے بعد نماز مغرب و عشاء ہؤا۔ اس اجتماع کا خاص پروگرام احمدیہ سکول "بو" کا سالانہ کنسرٹ تھا۔ اس کنسرٹ کے لئے شہر کے رؤسا۔ معززین۔ محکمہ تعلیم کے کارکنان اور فرموں کے ایجنٹس وغیرہ کو دعوتی کارڈ بھیجے گئے تھے۔ عوام کو اخبارات کے ذریعہ دعوت دی گئی تھی۔ کنسرٹ ۲۰۰۰ افراد کے مجمع میں شروع ہؤا۔ پرلطف تمثیلیں۔ کھیل۔ گفتگوئیں۔ عربی مکالمے اور دیگر ایکٹس ایسے دلچسپ تھے۔ کہ انہوں نے پبلک کو ۵ گھنٹے تک مسحور کئے رکھا۔ اس پروگرام میں بہت نمایاں دو ایکٹس تھے ایک عربی مکالمے جو مشن کے دو بچوں نے عربی لباس کے ساتھ اسٹیج پر کئے۔ یہ اتنے مقبول ہوئے۔ کہ پبلک نے باصرار اس کے تکرار کی درخواست کی۔ دوسرا ایکٹ ایک حقیقی کھیل "جادوگر" تھا۔ اس میں سکول کے ایک طالب علم نے اپنی چالاکی اور صفائی کا ایسا زبردست مظاہرہ کیا۔ کہ یہ کھیل پورا ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اور حاضرین نہایت ہی محظوظ ہوئے۔ اور بہتوں نے نقدی کی صورت میں انعامات دیئے۔ اس طرح "بو" سکول نے اپنی روایتی شان کو زندہ رکھا۔ اور "بو" کے سارے سکولوں کے کنسرٹوں سے فوقیت لے گیا۔ اللہ تعالےٰ اس سکول کو مقبولیت عطا کرے۔ اور اس کو کامیابی پہ کامیابی بخشے۔ آمین۔

یوم رابع:۔ مجلس مشاورت:۔ ۱۶ر فتح ۱۳۳۰ھ مجلس مشاورت سے قبل ایک کھلا اجلاس صبح ساڑھے نو بجے شروع ہؤا۔ مکرم امیر صاحب نے تقریر کی جس میں متفرق امور جماعت کے سامنے پیش کئے۔ اس کے بعد چار لوکل احمدی احباب نے تقریریں کیں۔ بعد ازاں مکرم چودھری نذیر احمدؐ صاحب نے چار سب کمیٹیاں بنائیں۔ ان کمیٹیوں نے مکرم مولوی محمدؐ عثمان صاحب۔ مولوی محمدؐ اسحاق صاحب صوفی۔ مولوی محمدؐ صادق صاحب اور خاکسار عبد الکریم کی صدارت میں جلسے کئے۔ اور ایجنڈا کے ان حصوں پر رپورٹ تیار کی۔ جو ان کے سپرد کئے گئے تھے۔ یعنی (۱) تعلیمی مسائل اور لوکل مبلغین کے حصول کے لئے کیا ذرائع اختیار کئے جائیں۔ (۲) عمارات مدارس - پڑوسی ممالک میں تبلیغ وغیرہ (۳) عربی بلیٹین - پریس اور مشن کی مساعی اور (۴) جنرل امور اور چندہ وغیرہ ان سب کمیٹیوں کے صدر بالترتیب اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ (باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

مسلم لیگ کے عہدیداروں کو صدر صوبہ مسلم لیگ کا تازہ انتباہ

مختلف اخبارات کے تبصرے

جماعتی ڈسپلن

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۴ر اپریل ۱۹۵۲ء)

"پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے صوبہ کے مسلم لیگیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ دوسری سیاسی جماعتوں کی کانفرنس کی صدارت نہ کیا کریں اس پابندی اور ممانعت کی ضرورت کا احساس غالباً سرگودھا کی احرار کانفرنس کے بعد ہوا ہے۔ اس کانفرنس کی صدارت ضلع مسلم لیگ کے صدر نے کی۔ جو پنجاب اسمبلی کے مسلم لیگی ممبر بھی ہیں۔ اس کانفرنس میں بعض مقررین نے حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی ذات کو خاص طور پر ہدف مطاعن و الزامات بنایا گیا۔ اور وزارت سے ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا گیا ہماری اطلاع یہ ہے کہ بعض مسلم لیگی حلقوں میں اس کے خلاف شدید اختلاف کیا گیا۔ اور یہ اعتراض کیا گیا کہ ایک مسلم لیگی نے ایک ایسی کانفرنس کے اجلاس کی صدارت کیوں کی۔ جس میں حکومت پاکستان اور اس کے ایک وزیر کو بُرا بھلا کہا گیا؟ اجلاس کی اس خاص نشست کے صدر مسلم لیگی ممبر اسمبلی صاحب نہ تھے۔ تاہم اس کانفرنس سے ان کی وابستگی کو ہی قابل اعتراض اور جماعتی ڈسپلن کے خلاف قرار دیا گیا۔ اس سے پہلے بھی بعض مسلم لیگی اکابر احرار کانفرنسوں سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں۔ مگر پابندی کی فوری ضرورت غالباً سرگودھا کانفرنس کے بعد ہی محسوس کی گئی ہے۔ .... تازہ ترین چیز یہی ہے۔ جو زیر بحث پابندی کا فوری سبب بنی ہے۔ یعنی بعض مسلم لیگی حضرات بحیثیت مجموعی تو وزارت کے گن گاتے ہیں اور صبح و شام قصائد مدحیہ پڑھتے رہتے ہیں مگر بعض وزیروں کو بُرا بھلا کہا جاتا ہے۔ جماعتی ڈسپلن کے اعتبار سے یہ امر سخت غیر مستحسن ہے۔ کیونکہ کسی وزیر کی اپنی کوئی خاص پالیسی نہیں ہوتی۔ مشترکہ ذمہ داری کے اصول کے مطابق ہر محکمہ کی پالیسی کے لئے پوری وزارت ذمہ دار ہے نہ کہ کوئی خاص وزیر۔ اعتراض و احتجاج کی مورد وزارت بحیثیت مجموعی ہے نہ کہ کوئی خاص وزیر۔ مگر اس اصول کا پاس نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اب کسی وزیر کی عزت بھی محفوظ نہیں۔ خود مسلم لیگی کسی جگہ کسی ایک وزیر کی پگڑی اتار لیتے ہیں۔ کسی جگہ کسی دوسرے وزیر کی۔"

مسلم لیگ میں نظم وضبط کی ضرورت

معاصر آفاق اپنی ۱۴ر اپریل کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

"پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے تمام شہری اور ضلعی لیگوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں مسلم لیگ کے ارکان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ دوسری جماعتی تنظیموں کی صدارت نہ کیا کریں اور یہ کہ ان کا ایسا کرنا مسلم لیگ کے ڈسپلن کی خلاف ورزی ہے۔

ایک سیاسی تنظیم کی رکنیت کی یہ پہلی شرط ہے کہ اس کے علاوہ کسی دوسری سیاسی تنظیم میں کوئی عملی حصہ نہ لیا جائے۔ کیونکہ اگر ایک شخص کو اس امر کی اجازت دے دی جائے کہ وہ بیک وقت دو دو سیاسی جماعتوں میں شریک رہے اور دونوں کی سرگرمیوں میں حصہ لے، تو اس کے معنی یہ ہونگے کہ جماعت کا تمام نظم وضبط ختم ہو جائے گا۔ اور اس طرح کی جماعت کا وجود اور عدم وجود برابر ہوگا۔

مسلم لیگ کی تنظیم میں کچھ عرصے سے بہت ڈھیلا پن پیدا ہو رہا ہے۔ اور بعض لوگ مسلم لیگی ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ رجحان کسی سیاسی تنظیم کے لئے بڑا مضرت رساں ہوتا ہے۔ اور اس کا جتنی جلد سدّباب کیا جاوے اچھا ہے۔ مسلم لیگ ایک سیاسی تنظیم ہے۔ اس کے اپنے اغراض و مقاصد ہیں اور اسکے سامنے اس کا ایک معین لائحہ عمل ہے ضرورت ہے کہ جو لوگ مسلم لیگ کی سیاسی تنظیم میں رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ اور اس کے اغراض و مقاصد کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان سے اس جماعت کو پاک کر دیا جائے، کیونکہ ایک جماعت کے لئے اس کا داخلی انتشار سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔" (آفاق)

غیر لیگی جلسوں کی صدارت

(روزنامہ "تسنیم" لاہور ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

پنجاب مسلم لیگ کے صدر میاں ممتاز دولتانہ نے ایک گشتی چٹھی میں مسلم لیگیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ لیگ کے سوا کسی دوسری جماعت کے جلسوں کی صدارت نہ کریں۔ مجلسی اور ثقافتی جلسے مستثنیٰ ہیں میاں ممتاز دولتانہ کے اس حکم سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک کسی جماعت کے ارکان کا کسی ایسی سرگرمی میں مصروف ہونا جائز نہیں۔ جو اس جماعت کے اصول و مقاصد کے خلاف ہو۔ یہ بات اصول پروری کے خلاف ہے کہ کوئی شخص ایک جماعت سے وابستہ ہو اور وہ کوئی کام ایسا کرے۔ جو اس جماعت کے اصول کے خلاف ہو۔

مجلس احرار اور نظریۂ پاکستان

(از ہفت روزہ بے باک سرگودھا ۱۴ر مارچ)

"مجلس احرار کی اصلیت کے متعلق جب ہم نے دیانتدارانہ رائے پیش کی تو ایک مقامی معاصر نے نہ صرف یہ کہ پردہ پوشی کرنا چاہی بلکہ ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے الٹا ہمیں مطعون کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے اپنی طرف سے کوئی اضافہ کئے بغیر ہم بعض ناقابلِ تردید حقائق حوالجات و خطوط ذیل میں پیش کرتے ہوئے یہ فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ کہ ایسی جماعت کی امداد اور ان کے جلسوں کی صدارت مسلم لیگ جیسی جماعت کے کسی عہدہ دار کے شایان شان ہے یا نہیں؟

مجلس احرار کی بنیاد

"اہل پنجاب کو وہ زمانہ خوب یاد ہے کہ جب کانگرس نے بعض مسلمان کانگرسی لیڈروں کے وظائف بند کر دیئے۔ وہ پنجاب کی گلیوں میں مارے مارے روزی کی تلاش میں پھرنے لگے۔ اس وقت فاقوں تک نوبت پہنچ چکی تھی۔ چہ جائیکہ تن ڈھکنے کو کپڑا میسر آتا۔ یہ راندۂ درگاہِ کانگرس تقریر اچھی کر سکتے تھے۔ لیکن یہ سوچنے والا انہیں کوئی نہ تھا۔ کہ کس موضوع پر تقریر کی جائے۔ تاکہ چندہ جمع کر کے پاپی پیٹ کا مطالبہ پورا کیا جائے۔ کسی وقت کا دیا آڑے آیا۔ اور مولانا ظفر علی خاں نے انہیں مشورہ دیا کہ تم مجلس احرار کے نام سے انجمن بنا لو۔ اور لاہور میں ڈیرہ لگا لو۔ .... یہ بات یار دوستوں کو سمجھ میں آگئی اور سب نے مل کر وہیں مجلس احرار کی بنیاد رکھ دی"

(سیاست لاہور مورخہ ۲۱/۲/۲۵)

مجلس احرار کا تعارف

احرار کہاں اور کہاں خدمت اسلام
ان کو تو فقط لوٹ اور دو ہی سے ہے کام
نہ مذہب سے تعلق نہ ملت سے کام
ہے مقصد فقط "مبلغ علیہ السلام"

سیاست لاہور مورخہ ۱۳/۱/۳۹ و ۱۵/۲/۳۵

؎ "ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
کافر سے موالات مسلمان سے بیزار
اس پر ہے یہ دعوےٰ کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے ہیں یہ اسلام کے غدّار

(مولانا ظفر علی خاں صاحب کا منظوم کلام "نگارستان" ص ۱۰۳ و ۲۳)

؎ روٹی تو کما کھائے کسی طور مچھندر
خواہ پوج کے مندر
مسجد گر ہوتی ہے تو ہو جانے دو مسمار
یہ مجلس احرار

("سیاست" لاہور مورخہ ۲۵-۸-۴۱)

کشمیر ایجی ٹیشن

"کشمیر ایجی ٹیشن میں خوب لوٹا۔ کشمیر کمیٹی کے برخلاف ہوئے۔ مہاراجہ سے لینے کی امید پر تقریریں کیں۔ چندے جمع کئے کہ کشمیر میں جاکر جہاد کریں۔ لاکھوں جمع کیا۔ لوگوں کو مروایا۔ قید کرایا۔ روپیہ خود ہضم کر گئے۔ لوگوں نے حساب پوچھا تو دفتر لاہور سے امرتسر لے گئے۔ اور حساب نہ دیا۔ ... پھر تحریک قادیان سے قوم کو لوٹا۔ کہ قادیان میں جامعہ محمدیہ بنانا ہے۔ مینار بنانا ہے وغیرہ۔ کچھ بھی نہ کیا۔

(حوالجات متعدد اخبارات منقول از "مسلم لیگ کا اقتدار اور مجلس احرار" ص ۲۴)

شہید گنج ایجی ٹیشن اور درون پردہ خط وکتابت

"مانا کہ مسجد کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ لیکن اس میں حصہ لینے سے اگر کامیابی ہو بھی گئی تو نام ظفر علی خان کا ہوگا۔ کیونکہ اس تحریک کا قائد وہی تسلیم کیا جا چکا ہے۔ .... شاہ صاحب کو ہر ممکن طریقے سے یقین دلائیں کہ مسجد ایجی ٹیشن میں شامل ہونے سے جماعت تباہ ہو جائے گی۔ انہیں مذہبی رنگ میں قائل کیا جا سکتا ہے۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب معلوم ہوتا ہے کہ اعلان پڑھنے کے بعد کچھ نرم ہو رہے ہیں۔ اور انفرادی طور پر چند احراریوں سے ایجی ٹیشن میں شامل ہونے کا وعدہ بھی کر چکے ہیں خدا کے لئے انہیں سمجھایئے کہ ان کی شمولیت سے ہماری تمام سکیم فیل ہو جائے گی۔

(مولانا مظہر علی اظہر کا خط مورخہ ۲/۷/۳۵ از گوردا سپور بنام چوہدری افضل الحق)

"میں آپ کے اس خط سے حرف بحرف متفق ہوں۔ کہ پیر صاحب (پیر جماعت علی شاہ صاحب صدر مجلس اتحاد ملت ہند۔ ناقل) کی مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس وقت قوم ان کے ساتھ ہے نیز یہ مسلمہ بات ہے کہ وہ سول نافرمانی نہیں کریں گے۔ اسلئے ان کی حمایت کرنے میں ہی ہماری بہتری ہے ..... پیر صاحب

(باقی ص۷ پر)

وصایا۔ یہ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۲۲ میراں بخش ولد نور الدین قوم ... پیشہ ... عمر ... سال بیعت ... ساکن ... محلہ کریم پورہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت جائداد صرف ایک دوکان ہے جس پر میرا گزارہ ہے یہ سودا مکان تھے جو ہم نے اپنے دونوں لڑکوں کو تقسیم کر دیئے ہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس جائداد اور میری آمد کی وصیت حاوی ہوگی میری آمد تخمیناً پندرہ بیس روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان کروں۔ تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ میراں بخش موصی گواہ شد:۔ عزیز احمد حبیب کلرک ...

وصیت نمبر ۱۱۹ عبد الکریم ولد میاں غلام احمد قوم ... پیشہ زمیندارہ عمر تقریباً ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جدی جائداد غیر منقولہ ۵ کنال مزروعہ جس کی قیمت تخمیناً ۱۶۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبد الکریم۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: ...

وصیت نمبر ۱۱۵ زینب بی بی بیوہ میاں محمد عبد اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن نواں کوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰ روپیہ جو کہ خاوند مرحوم سے وصول پا لیا ہے اور ایک صد روپیہ نقد ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میرا ترکہ ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: زینب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد: ماسٹر محمد انور نواں کوٹ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۳ نور محمد ولد میاں محمد عبد اللہ صاحب قوم کھرل پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۵ ج ب ڈاکخانہ چک ۲۷۳ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۱/۲-۲ ایکڑ نہری واقعہ موضع چک ۲۷۵ میں بلا شراکت غیرے ہے۔ اور ۵ ایکڑ اراضی واقعہ موضع کھکھڑ ڈیرہ ضلع منٹگمری میں بلا شراکت غیرے ہے جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۸۰۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نور محمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد: ... محمد حسین بقلم خود گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۶ علی محمد ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب قوم جٹ گوجرہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی چک ۲۲۵ R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں صرف ماہوار آمد پر گذارہ ہے۔ جو اندازاً مبلغ ۲۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد: علی محمد مسجد احمدیہ لائلپور مسجد فضل۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: رشید احمد گھسیٹ پور ضلع ...

وصیت نمبر ۱۲۹۷ اللہ رکھا ولد چوہدری دین محمد قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جائداد غیر منقولہ اراضی تعدادی پندرہ گھماؤں واقعہ موضع خان فتا میں بلا شراکت غیرے ہے۔ جو مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اگر واپس ملی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن اب میرا گذارہ عارضی الاٹ شدہ پر ہے جس کی آمدنی سالانہ اندازاً ۵۰/- روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے کے بعد اگر اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا۔ العبد: اللہ رکھا موصی گواہ شد: مبارک علی مانگا گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۹۸ دولت بی بی بیوہ جلال الدین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن ... ڈاکخانہ ... ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ مہر ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں یا مرتے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: موصیہ دولت بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: پسر موصیہ چراغ الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: صوفی علی محمد

وصیت نمبر ۱۳۰ الطاف ربانی ولد ملک عطاء اللہ صاحب قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ تلحال میری منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری آمد کا ذریعہ صرف میری ماہوار تنخواہ مبلغ یکصد ایک روپیہ ہے۔ جس کا میں ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ہر ماہ باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اگر بوقت وفات میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ پاکستان اس میں سے ۱/۱۰ حصہ وصول کرنے کی مختار ہے۔ العبد: الطاف ربانی بقلم خود۔ گواہ شد: غلام محمد ثالث لوہاری منڈی لاہور گواہ شد: فقیر اللہ آنریری انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۲۴۹ سیدہ فضل بیگم زوجہ سید منظور علی شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی 32/ کلیٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ نہ منقولہ نہ غیر منقولہ میرا ۵۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا اس وقت کوئی زیور نہیں ہے۔ میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائداد ہو۔ اس کے انجمن ۱/۱۰ حصہ کی حقدار ہوگی میری اور اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ الامتہ: سیدہ فضل بیگم بقلم خود گواہ شد: سید منظور علی شاہ خاوند موصیہ ۳۲ کلیٹن روڈ کراچی گواہ شد: سید شریف احمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۱۵ بشیر احمد ولد سلطان احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی موضع ڈوگری میر پالن ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ عارضی طور پر مجھے گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے ۸ ایکڑ زمین ملی ہوئی ہے جس کی سالانہ ششماہی آمد غلہ تقریباً ۴ مانی گویا ۲۰ من پختہ آمد ہوتی ہے حصہ ونڈائی پر زمین دی ہوئی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو سالانہ یا ششماہی انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد بصورت دوکان ۵۰/- روپے ماہوار ہے

اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: موصی بشیر احمد۔ گواہ شد: فضل قادر نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: صوفی علی محمد لکھا ...

وصیت نمبر ۱۳۱۶۸ ولایت خان ولد ملک حسن خان صاحب قوم ریحان احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والدین بزرگوار زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی ہیں ان سے علاوہ میری شخصی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میں اس وقت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ میں ملازم ہوں اور بطور نائب آڈیٹر کام کر رہا ہوں۔ میرا الاؤنس ۱۰۰ روپیہ مقرر ہوا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: ولایت خان موصی بقلم خود گواہ شد: محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید۔ گواہ شد: محمد رفیق نائب آڈیٹر تحریک جدید

وصیت نمبر ۱۳۲۲۵ نواب خان ولد محمد بخش قوم بٹ پیشہ ریلوے ملازم عمر ۳۰ سال بیعت نومبر ۱۹۴۷ء ساکن ناگڑیاں ضلع گجرات حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کم ۹۰ روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی کمی بیشی میری آمد میں ہوئی۔ تو اس کی اطلاع بھی وقتاً فوقتاً دیتا رہوں گا فی الحال میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد منقولہ غیر منقولہ نہیں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نواب خان ریلوے پے آفس کوئٹہ بلوچستان۔ گواہ شد: سید اعجاز احمد ریلوے فنانس کوئٹہ گواہ شد: عبید الرحمٰن ارشد معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ۔

وصیت نمبر ۱۳۲۴۵ رشیدہ بیگم زوجہ محمد طفیل صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکی ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک صد روپیہ مہر ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: رشیدہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد: محمد طفیل خاوند موصیہ گواہ شد: صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۲۷۹ عبد العزیز خان ولد سندھی خان قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ مدرس عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۰۲ء ساکن ... ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد موضع ... ضلع ہوشیارپور میں قریباً ۸ گھماؤں ہے اب جو کہ صورت میں موضع بہادر پور ناگرہ ڈاکخانہ آدم کے ناگرہ براستہ چلے ضلع سیالکوٹ میں اندازاً ۲ گھماؤں زمین ذرعی الاٹ شدہ ہے۔ جو کسی کو کاشت کرتا ہوں میرا گذارہ اس زمین کی آمد جو قریباً ایک مانی غلہ ہے۔ علاوہ اس کے میرا گذارہ کی صورت پراویڈنٹ فنڈ ۱۶۹۲/۹/۱ روپے ہے اس کے علاوہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: عبد العزیز خان موصی بقلم خود۔ گواہ شد: صوفی علی محمد بقلم خود گواہ شد محمود احمد دیہاتی مبلغ

وصیت نمبر ۱۳۲۸۶ دل محمد ولد چوہدری امیر علی صاحب قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۲۹ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ کاشتکاری کے کام پر ہے۔ اور میں یہ کام مزارعہ کے طور پر کرتا ہوں۔ اس کام سے مجھے چھ صد روپیہ سالانہ آمد کی توقع ہے سو میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتا ہوں۔ میں عہد کرتا ہوں کہ اپنی اس آمد کا مقررہ چندہ وصیت باقاعدہ ادا کروں گا۔ اور اگر آئندہ اس میں کسی وجہ سے کوئی کمی یا بیشی واقع ہوگی۔ تو اس کے بارہ میں مجلس کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دونگا۔ میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: دل محمد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: تاج الدین احمدی بقلم خود۔ گواہ شد: جان محمد احمدی طالب آباد

وصیت نمبر ۱۳۲۸۷ عظمت بی بی بیوہ چوہدری سر بلند خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت اپریل ۱۹۱۱ء ساکن طالب آباد۔ ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد صرف حق مہر مبلغ ۴۰/- روپے ہے۔ میں اسے وصول کر چکی ہوں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں۔ اگر آئندہ کوئی جائداد میں پیدا کروں۔ تو اس کے بارہ میں مجلس کارپرداز کو باقاعدہ اطلاع دونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی مجھے میرے فرزند جان محمد سے بطور امداد مبلغ ۵/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری ماہوار آمد میں کسی وجہ سے کمی یا بیشی واقع ہوگی۔ تو میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگی۔ میرے مرنے کے موقع پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ: عظمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: تاج الدین طالب آباد گواہ شد: جان محمد طالب آباد۔

وصیت نمبر ۱۳۳۰ غلام فاطمہ زوجہ محمد صادق صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ایکصد روپیہ جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولے قیمتی دو صد روپیہ نیز ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا غلام فاطمہ۔ گواہ شد: محمد صادق خاوند موصیہ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

(بقیہ صفحہ ۵)

صدر صوبہ مسلم لیگ کا تازہ انتباہ

لاہور آرہے ہیں۔ اپنے ورکرز کو ہدایت کریں۔ کہ یہ جلسہ کامیابی سے ہونے دیں۔ نیز مجاہد' میں نہایت تدبر کے ساتھ مخالفت بھی جاری رکھی جائے۔ اور اس جماعت میں اپنے آدمی بھی شامل کر دیئے جائیں تاکہ ان کی سرگرمی سے اطلاع بھی ہوتی رہے۔ اور وقت آنے پر عمارت فوراً گرائی جا سکے۔ مگر کوئی کچا آدمی ان کے نزدیک تک بھی نہ جانے دیا جائے .... مسئلہ حجاز کے متعلق میرا مشورہ صرف اتنا ہے کہ سلطان کی براہ راست ہرگز مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح یہ تحریک ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی ...... ہمارا مطلب پورا حاصل ہو جائے گا۔ پبلک کی توجہ شہید گنج ایجی ٹیشن سے ہٹانے کا اس سے بہتر کوئی حربہ نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر سلطان حجاز پر کما حقہٗ اثر ہو گیا۔ تو مالی مشکلات بھی حل ہو جائیں گی۔ اور چندہ کی مصیبت سے کچھ عرصہ کیلئے نجات حاصل ہو جائے گی۔" (مولانا مظہر علی اظہر کا خط مورخہ ۳۵-۸-۱۸ از گورداسپور بنام چوہدری افضل حق)

"پھر شہید گنج کے موقعہ پر سکھوں سے لے کر ان کے ساتھ مل گئے اور مسلمانوں کے خلاف ہو گئے جس پر مسلمانوں کی نظر میں ایسے ذلیل ہوئے کہ پھر سر نہ اٹھا سکے۔ مسجد شہید کرنے سے خود شہید ہو گئے۔ آخر پاکستان بننے کے وقت پھر ظاہر ہوئے پاکستان کی مخالفت کی۔ قوم نے نہ سنی۔ پاکستان بن گیا۔ اب مسلمان کو بیوقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں قوم سے ناامید کہ اب قوم نہیں مانتی (متعدد حوالجات اخبارات منقول از "مسلم لیگ کا اقتدار اور مجلس احرار" صفحہ ۲۲)

قائد اعظم۔ مسلم لیگ اور پاکستان کیساتھ احرار کا تعلق

احرار کے امیر شریعت نے پسرور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:- پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ ہی نہیں جنا۔ جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے (ملاحظہ ہو اخبار جدید نظام "استقلال نمبر ۱۹۵۰ء")

"پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۷ء سے مسلم کا خون چوس رہا ہے۔ مسلم لیگ ہائی کمانڈ (یعنی قائد اعظم) بالکل سپیرا ہے" (ترجمان احرار "آزاد" مورخہ ۴۹-۱۲-۹)

"ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں" (خطبات احرار صفحہ ۲۲)

"کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کیطرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں" "احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں" (خطبات احرار صفحہ ۹۹)

مسلم لیگ کے خلاف قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلے مجلس احرار ۱۹۴۷ء میں آواز اٹھائی۔ جس کی تائید ممدوٹ نے بھی الگ ہو کر کر دی ہے" وغیرہ (ترجمان احرار "آزاد" مورخہ ۴۹-۵-۶)

"حبیب الرحمن نے کہا ملک آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اسکے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ انہوں نے ہندو کے مفاد کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے کہ کبھی بھی یہ پاکستان کے حقدار نہیں (روزنامہ "جنگ" استقلال نمبر ۱۹۴۹ء)

ان غداران ملک و ملت اور کانگرس نواز لوگوں کی سرگرمیوں کے جواب میں پتہ ہے قائد اعظم نے ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری خود فرماتے ہیں۔

"میں نے قائد اعظم کے بوٹ پر اپنی ڈاڑھی رکھی لیکن وہ نہ پسیجے"

(ترجمان احرار "آزاد" مورخہ ۱۴ / نومبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۱۱ کالم ۳)

دعائے مغفرت

میری بیوی حمیدہ بی بی عمر ۲۵ سال بعارضہ سنگرہنی و ضعف جگر عرصہ چھ ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۵۲-۳-۲۹ بروز ہفتہ بوقت صبح رات بجے بقضائے الٰہی ربوہ میں فوت ہو گئی ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز ظہر جنازہ پڑھایا ہے۔ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھی۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ سے

اقوام متحدہ میں چوہدری ظفراللہ خان کی سرگرمیاں اسبات کی مظہر ہیں کہ پاکستان عرب مفاد کا محافظ ہے

پاکستان میں منعقد ہونیوالی اسلامی ملکوں کی کانفرنس پر مشرق وسطیٰ کے اخبارات کا تبصرہ

دمشق ۴ر اپریل۔ پاکستان نے مشرق وسطیٰ کے مسائل میں جس دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور کراچی میں اسلامی کانفرنس بلانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ شام و لبنان اور دیگر عرب ممالک بھی ان میں خاصی دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ عراق کے مدبر فاضل جمالی کے دورہ کراچی و عرب ممالک کی خبروں کی خوب اشاعت کی ہے۔

بیروت کے اخبار "الحیات" نے فاضل جمالی سے براہ راست دریافت کیا کہ "پاکستان جانے سے آپ کا مقصد کیا تھا؟" اس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر جمالی نے کہا کہ دنیائے اسلام اور عرب ممالک کو بین الاقوامی نوعیت کے سیاسی مسائل درپیش ہیں۔ اگر ان مسائل کا حل باہمی تعاون کے ساتھ کیا گیا۔ تو مشترکہ مفاد کا باعث ہوں گے۔ میں ایسے ہی مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے پاکستان گیا تھا۔

دوسرا سوال تھا۔ عرب مسائل کی بابت پاکستان کا رویہ کیا ہے۔؟ انہوں نے جواب دیا کہ پاکستان کا رویہ بھی ویسا ہی ہے۔ جو خود عربوں کا ہے۔ جب سے پاکستان قائم ہوا ہے وہ اسی کوشش میں رہا ہے کہ عرب حکومتوں کے ساتھ تعاون کرے۔ اور عربوں کے مسائل کو خود اپنے مسائل تصور کرتا ہے اقوام متحدہ میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی قیادت میں پاکستان وفد کی سرگرمیاں اسبات کی مظہر ہیں کہ پاکستان عرب مفاد کا محافظ ہے۔ کراچی میں منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے دمشق کا روزنامہ "النصر" لکھتا ہے:۔

پاکستان نے ۱۲ اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم کو اسلامی کانفرنس میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے۔ کانفرنس میں اسلامی مشاورتی ادارے کے قیام پر تبادلۂ خیالات کیا جائے گا۔ اس کا طریقہ وہی ہوگا۔ جو دولت مشترکہ نے اختیار کیا ہے۔

عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا کے ایک بیان کا جس میں انہوں نے بتایا تھا۔ کہ "عرب ایشیائی فرنٹ کا قیام اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی نہیں ہوگی"۔ کا حوالہ دیتے ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہے۔ قومی مسائل اسبات کے متقاضی ہیں کہ عرب لیگ کی سرگرمیوں کو مؤثر اور تیز تر کیا جائے۔ ایک اور اخبار الایام رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر فاضل جمالی کا مشن مشرق وسطیٰ کے اہم ترین مسائل میں سے ہو سکتا ہے انہوں نے اسلامی بلاک کی تشکیل کے سلسلے میں مناسب ماحول پیدا کرنے کی غرض سے یہ دورہ کیا ہے۔ یہ منصوبہ بہت مقدس ہے۔

تاہم تفصیلات کی عدم موجودگی میں ہم اس مسئلہ کے متعلق کوئی پیشگوئی کرنے سے قاصر ہیں۔

پھر بھی اس منصوبے کا ایک مقصد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ۱۸۰۰۰۰۰۰۰ افراد کو جن میں سے ۰۰۰۰۰۰۰... مسلمان ہیں۔ متحد کر دیا جائے اسی قدر تفصیل اس سکیم کی اہمیت معلوم کرنے کے لئے کافی ہے۔ اگر عربوں اور ایشیا کے ممالک کے درمیان پرخلوص گہرا تعاون استوار ہو جائے اور عرب اس سے فائدہ اٹھانے کے طریقہ جان لیں۔ تو مجوزہ بلاک کی کامیابی یقینی ہے۔ ہم عرب لیگ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس سکیم کا جائزہ لے اور اگر یہ موزوں ہو تو اس کا پروپیگنڈا کرے۔ (اسٹار)

پاکستان کے اقدام پر جاپان کی مسرت

لندن ۴ر اپریل۔ لندن میں جاپانی مشن کے صدر مسٹر آسا کائی نے جاپان کے معاہدہ صلح کی پاکستان کی طرف سے تصدیق پر تبصرہ کرتے ہوئے "سٹار" کو بتایا کہ اس اقدام سے امید پیدا ہو گئی ہے کہ معاہدہ جلد ہی نافذ ہو جائے گا۔ ہمیں امید تھی۔ کہ پاکستان ان چھ ممالک میں سے ہوگا۔ جن کی تصدیق معاہدے کو نافذ کرنے میں مدد دے گی۔ ہمیں یہ خوشخبری سن کر بہت مسرت ہوتی ہے۔ (اسٹار)

اگر مسئلہ طیونس ایجنڈے میں شامل کر لیا گیا

تو فرانس اس کے خلاف ویٹو استعمال کرے گا

نیویارک ۴ر اپریل۔ اقوام متحدہ میں فرانس کے مندوب نے کل اعلان کر دیا تھا کہ مسئلہ طیونس کی بابت سلامتی کونسل نے جو فیصلہ کیا۔ فرانس اس کے خلاف ویٹو استعمال کرے گا۔ یہ فرانس کا آخری حربہ ہوگا۔ مگر فی الحال فرانسیسی مندوب کو یقین معلوم ہوتا ہے کہ طیونس کی شکایت ایجنڈے میں شامل ہی نہیں ہو سکے گی اور آج اس شکایت کے پیش کرنے والوں کو بھی یہ امر یقینی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ کہ انہیں سات ووٹ حاصل ہو جائیں گے۔

اگرچہ دس ممالک بھارت، لائبیریا، فلپائن، سعودی عرب، ایران، عراق، افغانستان، مصر انڈونیشیا اور یمن نے درخواست کی ہے کہ اگر یہ مسئلہ ایجنڈے پہ آگیا تو وہ اس کے متعلق اظہار خیال کریں گے مگر برما کی طرف سے تقریر کی اجازت طلب نہیں کی گئی۔

شام اور لبنان کے مندوبین ابھی تک اسی بات چیت کے نتیجہ کے انتظار میں ہیں۔ جو فرانسیسی سفیروں اور ان ممالک کے وزراء کے درمیان ہو رہی ہے اور ابھی تک رسمی طور پر شکایت کرنے میں شریک نہیں ہوئے۔ باور کیا جاتا ہے کہ خود پریذیڈنٹ بخاری بھی اس بات چیت کے نتائج کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کونسل کے اجلاس کی تاریخ مقرر کریں گے (اسٹار)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ قانتہ نعیمہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ مکرم ڈاکٹر رفیق احمد صاحب مشہور ہومیوپیتھک ڈاکٹر علاج کر رہے ہیں۔ پہلے کی نسبت آرام ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔ نیز میری بھتیجی مریم صدیقہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خاکسار عبدالحق مولوی فاضل از رتن باغ لاہور

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ر فروری ۱۹۵۲ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ حلقہ سنت نگر لاہور میں مکرم مولوی عبدالحق صاحب فاضل دنگلی، سابق مبلغ مغربی افریقہ کا نکاح رشیدہ بیگم صاحبہ بنت چودھری مولا بخش صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ کے ہمراہ بعوض سات صد روپیہ مہر چودھری مہتاب دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ سنت نگر نے پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار شمس الدین سیال منڈی بورے والا ضلع ملتان۔

سیرالیون میں کامیاب احمدیہ کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۴)

مجلس شاورت کا اجلاس خصوصی ایک بجے شروع ہوا اور سب کمیٹیوں کی رپورٹس پیش ہوکر ان پر بحث ہوئی اور اہم فیصلے کئے گئے۔ بعض کم اہم امور جو تنگیٔ وقت کے باعث رہ گئے تھے آئندہ سال پر ملتوی کئے گئے چند کو الف یہ ہیں:۔

(۱) پاکستان سے ایک عربی استاد منگایا جائے۔ اس ضمن میں مکرم الحاج الحالی سوری نے ۱۰۰ پونڈ سالانہ امداد کا وعدہ کیا (۲) لوکل مبلغین (مینڈے اور ٹمنی علاقوں کے لئے) تیار کرنے کے سلسلے میں بعض تجاویز پاس ہوئیں۔ بعض احمدی افراد نے مالی طور پر امداد کا وعدہ کیا۔ (۳) روکوپر احمدیہ سکول کیلئے نئی بلڈنگ بنانی منظور ہوئی جماعت نے حسب طاقت امداد کا وعدہ کیا۔

جنرل پریذیڈنٹ کا انتخاب

سیرالیون کی جماعتوں کے ۵۲ نمائندوں نے متفقہ طور پر پیراماؤنٹ الحاج الحالی سوری آف میکالی کو دو سال کے لئے سیرالیون کی احمدی جماعتوں کا جنرل پریذیڈنٹ منتخب کیا۔ اور پیراماؤنٹ چیف ناصرالدین گکا تکا کو نائب پریذیڈنٹ چنا گیا۔ دول الذکر ٹمنی ہیں اور ثانی الذکر مینڈے۔

چونکہ شام ہو چکی تھی اس لئے مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد کلوا جمیعاً کی تقریب عمل میں آئی جس میں پاکستانی۔ شامی۔ افریقن۔ مینڈے۔ ٹمنی۔ مینڈنگو اور فولا وغیرہ کے افراد شامل ہوئے۔ اور یہ اجتماع اس اسلامی اخوت کی شاندار مثال پیش کر رہا تھا جو اسلام کے سوا اور کوئی مذہب پیش کرنے سے قاصر ہے اور اس دعوت کے ساتھ احمدیہ مشن سیرالیون کی تیسری آل سیرالیون کانفرنس بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں مبلغین کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی تھیں جن کی تقسیم حسب ذیل طریق پر تھی (۱) مکرم چودھری نذیر احمد صاحب ناظم استقبال۔ مہمان نوازی اور پبلک ریلیشن (۲) مکرم مولوی محمد عثمان صاحب منتظم صفائی و آب رسانی (۳) مکرم مولوی محمد صادق ناظم سٹور۔ خاکسار (عبدالکریم) منتظم اعلیٰ، منتظم روشنی۔ طبی امداد۔ اسٹیج و جلسہ گاہ۔ سب بھائیوں نے اپنے فرائض کو نہایت تندہی اور مسرت سے ادا کیا بندہ سب مبلغین کرام اور تمام دوسرے احباب کا ممنون ہے کہ جنہوں نے دن رات ایک کر کے اس اہم کام کو سرانجام دیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناچیز خدمت کو قبول فرمائے اور آئندہ ہمیں حقیقی معنوں میں خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین